



۱۲۔ سامراج کی پیش قدمی

اس کے بعد اندور کے انتظام حکومت کی ذمہ داری اہلیا بانی کے ہاتھوں میں آ گئی۔ وہ ایک بہترین سفارت کار اور عمدہ منتظم تھیں۔ انھوں نے نئے قانون بنا کر لگان اور محصول کی وصولیابی جیسے معاملات درست کیے۔ انھوں نے غیر مزرعہ زمینوں کو زیر کاشت لانے، کسانوں کے لیے کنویں کھدوانے، تالاب تلیوں کی تعمیر اور صنعت و حرفت کے ارتقا کے لیے بڑی کوششیں کیں۔ بھارت کی چاروں سمتوں میں واقع اہم مذہبی مقامات پر انھوں نے منادر، گھاٹ، خانقاہیں، دھرم شالائیں، پانی کی سبیلیں بنوائیں۔ ملک کے ثقافتی اتحاد کے لیے ان کی کوششیں بہت اہم تھیں۔ وہ خود لوگوں کے معاملات کے فیصلے کرتی تھیں۔ وہ سخی تھیں اور کتابوں سے محبت کرتی تھیں۔ انھوں نے مسلسل اٹھائیس برس تک بڑے استحکام کے ساتھ حکومت کر کے شمالی بھارت میں مراٹھا اقتدار کے قد کو بلند کیا۔ ریاست میں امن و امان اور نظم و ضبط قائم کر کے رعایا کو خوش حال بنایا۔ مراٹھا شاہی کے زوال کے زمانے میں یثونت راؤ ہوکر نے حکومت بچانے کی کوشش کی۔

ناگپور کے بھوسلے : ناگپور کر بھوسلے خاندان کے پرسوجی

بھوسلے کو شاہو مہاراج

کے زمانے میں برار

(ورہاڑ) اور گونڈون کے

علاقے بطور جاگیر عطا

کیے گئے تھے۔ ناگپور کر

بھوسلے خاندان کے

رگھوجی راؤ نہایت اہل،

باصلاحیت اور بہادر شخص تھے۔ انھوں نے جنوبی بھارت میں ترو چراپلی اور ارکاٹ کے آس پاس کے علاقوں کو مراٹھا عمل داری کے تحت لانے میں اہم کردار نبھایا۔

شاہو مہاراج نے بنگال، بہار اور اوڈیشا صوبوں کی چوتھائی

اب تک ہم نے مراٹھا اقتدار کے عروج اور توسیع کا مطالعہ کیا۔ سوراج کے قیام میں سامراج تک کا سفر کیسے طے ہوا اس سے متعلق معلومات حاصل کی۔ اس سبق میں ہم شمالی ہند میں مراٹھوں کے سامراج کی توسیع کے لیے مراٹھا سرداروں نے جو اہم خدمات انجام دیں، ان کا مختصراً جائزہ لیں گے۔

اندور کے ہوکر : اندور کے ملہار راؤ ہوکر اقتدار کے بانی تھے۔ انھوں نے طویل عرصے تک مراٹھا حکومت کی خدمت کی۔

وہ گوریلا جنگ کے ماہر تھے۔ باجی راؤ اول اور نانا صاحب پیشوا کے دور میں انھوں نے

شمالی بھارت میں بہادری

کے جوہر دکھائے تھے۔

مالوہ اور راجپوتانہ میں

مراٹھوں کی بالادستی قائم

کرنے میں ان کا اہم

کردار تھا۔ پانی پت کی

جنگ کے بعد شمالی

بھارت میں مراٹھوں کی

شان و شوکت کو دوبارہ جلا بخشنے میں انھوں نے مادھو راؤ پیشوا کی بہت مدد کی تھی۔

اہلیا بانی، ملہار

راؤ کے بیٹے کھنڈے

راؤ کی بیوی تھیں۔

کمبھری کی لڑائی میں

کھنڈے راؤ کی موت

واقع ہو گئی۔ کچھ

عرصے بعد ملہار راؤ کا

بھی انتقال ہو گیا۔



ملہار راؤ ہوکر



رگھوجی بھوسلے



اہلیا بانی ہوکر

وصول کرنے کے اختیار رکھو جی بھوسلے کو ہی دیے تھے۔ انھوں نے ان علاقوں کو مراٹھوں کے زیر اقتدار کر لیا۔ ۱۷۵۱ء میں ناگپور کر بھوسلوں نے اوڈیشا کا صوبہ علی وردی خان سے جیت لیا تھا جہاں ۱۸۰۳ء تک ان کا تسلط قائم رہا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟



مراٹھا ڈچ: کولکاتا کے انگریز ناگپور کر بھوسلوں سے ڈرنے لگے تھے۔ مراٹھوں کے ممکنہ حملوں سے شہر کو بچانے کے لیے انھوں نے شہر کے ارد گرد ایک خندق کھودی تھی جو مراٹھا ڈچ کے نام سے مشہور ہوئی۔

گوالیار کے شندے: بڑے باجی راؤ نے شمالی بھارت

میں رانوجی شندے کو ان کی فرض شناسی دیکھ کر سردار مقرر کیا۔ رانوجی کی موت کے بعد ان کے بیٹوں جے اپا، دیتا جی اور مہادجی نے اپنی بہادری سے مراٹھوں کے اقتدار کو مضبوط کیا۔ مادھوراؤ پیشوا نے شندے خاندان کی



مہادجی شندے

سرداری مہادجی کو عطا کی۔ مہادجی ایک بہادر اور ماہر سفارت کار تھے۔ پانی پت کی شکست کے بعد شمالی بھارت میں مراٹھوں کی بالا دستی کو دوبارہ قائم کرنے میں انھوں نے اہم کردار ادا کیا۔ اُن کی سمجھ میں یہ بات آگئی تھی کہ شمالی بھارت کے ہموار علاقوں میں گوریلا طریقہ جنگ کارآمد نہیں ہو سکتا۔ اس لیے انھوں نے فرانسیسی فوجی ماہر ڈبائن کی رہنمائی میں اپنی فوج کی تربیت کی اور توپ خانہ سلیقے سے ترتیب دیا۔ اس منظم فوج کے بل بوتے پر انھوں نے روہیلوں، جاٹوں، راجپوتوں اور بندیوں کو شکست دی۔ پانی پت کی جنگ کے بعد مراٹھا قوت کو کمزور دیکھ کر

انگریزوں نے دہلی کی سیاست میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ انھوں نے صوبہ بنگال کے سول (غیر فوجی) معاملات کے اختیارات اپنے ہاتھوں میں لے لیے۔ ان کی خواہش تھی کہ دہلی کے بادشاہ کو اپنے قابو میں کر لیں۔ ان مخالف اور ناسازگار حالات میں مہادجی شندے نے انگریزوں کو شکست دے کر بادشاہ کو دوبارہ دہلی کے تخت پر بٹھایا۔ اُن کے کارنامے سے خوش ہو کر بادشاہ نے انھیں 'وکیل مطلق' کا عہدہ بخشا جس کے تحت انھیں شہری اور فوجی اختیارات حاصل ہوئے۔ انھوں نے کمسن پیشوا سوائی مادھوراؤ کی جانب سے یہ عہدہ قبول کیا۔ اس عہدے کی وجہ سے دہلی کی بادشاہت مکمل طور پر ان کے زیر اثر آ گئی۔ ڈوبتی ہوئی بادشاہت کو سنبھالنا آسان نہ تھا۔ مہادجی نے انتہائی ناسازگار حالات کے باوجود بڑے عزم و استقلال کے ساتھ ۱۷۸۴ء سے ۱۷۹۴ء تک دہلی کے کام کاج کو سنبھالا۔

نجیب خان کے وارث جو پانی پت کی لڑائی کے ذمہ دار تھے اب بھی روہیل کھنڈ میں شورشیں بلند کر رہے تھے۔ نجیب خان کے نواسے غلام قادر نے لال قلعے پر قبضہ کر کے پیسوں کے لیے بادشاہ اور ملکہ کو ایذا نہیں پہنچائیں۔ بادشاہ کی آنکھیں نکلو الیں اور خزانہ ہتھیا لیا۔ ایسی حالت میں مہادجی نے غلام قادر کو شکست دی اور لڑا ہوا خزانہ اس سے واپس لے کر بادشاہ کے حوالے کیا۔ بادشاہ کو دوبارہ دہلی کے تخت پر بٹھایا۔ اس طرح مہادجی نے پانی پت کی لڑائی کے بعد مراٹھوں کے کھوئے ہوئے وقار کو بحال کیا۔ دہلی کے بادشاہ کو مراٹھوں کے زیر نگین کر کے بھارت کے سیاسی کاروبار کو انجام دیا۔

پیشواؤں کی گھریلو رنجشوں کی وجہ سے رکھونا تھراؤ انگریزوں کی گود میں جا بیٹھا تھا۔ اس کا ارادہ انگریزوں کی مدد سے پیشوائی کا عہدہ حاصل کرنا تھا۔ مراٹھا سفارت کاروں کو یہ منظور نہ تھا۔ اس لیے مراٹھوں اور انگریزوں کے درمیان لڑائی یقینی تھی لیکن اس صورت حال سے یہ بات واضح ہو گئی تھی کہ دو بڑی طاقتوں یعنی مراٹھوں اور انگریزوں کے درمیان اس تصادم کے نتیجے ہی میں یہ

فیصلہ ہونا تھا کہ بھارت پر حکومت کون کرے گا۔

ممبئی سے انگریز بورگھاٹ کے راستے مراٹھوں پر حملہ آور ہوئے۔ مہادجی شندے کی قیادت میں مراٹھا فوج منظم ہو گئی۔ مراٹھوں نے گوریلا طریقہ جنگ اختیار کرتے ہوئے انگریزوں کو اناج کی رسد ملنے نہیں دی۔ دونوں فوجوں کا آمناسامنا وڑگاؤں کے مقام پر یعنی آج کے پونہ ممبئی راستے پر ہوا۔ اس لڑائی میں انگریزوں کو شکست ہوئی اور انھیں مجبوراً رگھوناتھ راؤ کو مراٹھوں کے حوالے کرنا پڑا۔

۱۸۰۳ء تک دہلی پر مراٹھوں کا تسلط تھا۔ اگر یہ بات سمجھ لی جائے کہ انگریزوں نے مراٹھوں سے لڑ کر بھارت کو فتح کر لیا تو ہمیں مہادجی شندے کے کارناموں کی اہمیت اور قدر و قیمت کا اندازہ ہوگا۔ دہلی کے امور سلطنت کا انتظام کر کے وہ پونہ آئے جہاں وانوڑی کے مقام پر ان کی موت ہو گئی۔ اس جگہ ان کی یاد میں ایک چھتری تعمیر کی گئی ہے۔



شندے چھتری، وانوڑی، پونہ

شندے، ہولکر اور بھوسلوں کی طرح چند دیگر اہم سرداروں نے بھی مراٹھا حکومت کی قابل ذکر خدمات انجام دیں۔ شیواجی مہاراج کے تعمیر کردہ بحری بیڑے کو باپ بیٹوں یعنی کانھوجی اور تلہاجی آنگرے نے مضبوط کیا جس کے بل بوتے پر انھوں نے پرتگالیوں، انگریزوں اور سندھیوں کے بحری بیڑے والے اقتدار پر اپنی دھاک جمادی اور مراٹھا حکومت کے ساحلی حصے کی حفاظت کی۔

سپہ سالار کھنڈے راؤ دا بھاڑے اور اس کے بیٹے ترمبک

راؤ نے گجرات میں مراٹھا حکومت کی بنیاد رکھی۔ کھنڈے راؤ کی موت کے بعد اس کی بیوی اومابائی نے احمد آباد میں مغل سردار کو شکست دی۔ وہاں کے قلعے کو فتح کیا۔ اس کے بعد گانیکواڑوں نے گجرات کے وڈودرا کو اپنی حکومت کا مرکز بنایا۔

مدھیہ پردیش کے دھار اور دیواس کے پواروں نے شمالی بھارت میں مراٹھا اقتدار کی توسیع میں شندے اور ہولکر کو بیش قیمت تعاون دیا۔

مادھو راؤ پیشوا کی موت کے بعد مراٹھوں کی حکومت میں ابتری پھیل گئی تھی۔ نانا پھڑنولیس اور مہادجی شندے نے اس کی شیرازہ بندی کی۔ جس وقت مہادجی شندے شمالی بھارت میں مراٹھوں کا تسلط قائم کرنے میں مصروف تھے، اس دوران نانا پھڑنولیس نے جنوبی بھارت میں سیاست کی کمان سنبھالی۔ اس کام میں پٹورھن، ہری پنت

پھڑکے، راستے جیسے سرداروں نے ان کی مدد کی جس کی وجہ سے جنوبی بھارت میں مراٹھوں کا تسلط قائم ہوا۔ اندور کے ہولکر، ناگپور کے بھوسلے، گوالیار کے شندے، وڈودرا کے گانیکواڑوں



نانا پھڑنولیس

نے اپنی شجاعت، قیادت اور صلاحیت جیسے اوصاف کے ذریعے مراٹھا اقتدار کو وقار عطا کیا۔ مراٹھا اقتدار کے آخری مرحلے میں یہ لوگ ریڑھ کی ہڈی ثابت ہوئے۔

شمالی اور جنوبی بھارت میں مراٹھوں کی حکومت قائم کرنے میں مراٹھا سرداروں کو کامیابی حاصل ہوئی۔ مہادجی شندے اور نانا پھڑنولیس کی موت کے بعد مراٹھا اقتدار کے زوال کا آغاز ہو گیا۔ اس عہد میں رگھوناتھ راؤ کا بیٹا باجی راؤ دوم پیشوا تھا۔ وہ قائدانہ صلاحیتوں سے عاری تھا۔ اس کے برخلاف اس میں کئی خامیاں



مراٹھا حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ یہ واقعہ بھارت کی تاریخ میں ایک بڑی تبدیلی کا سبب بنا۔ اس واقعے کے بعد انگریزوں نے بھارت کے اکثر علاقوں کو اپنے ماتحت کر لیا۔ مغربی دنیا کے ساتھ بھارت کے تعلقات میں اضافہ ہوا۔ اسی کے ساتھ بھارت کے معاشرتی نظام میں بھی کئی تبدیلیاں ہوئیں۔ بہت سی پرانی اور روایتی باتیں دھندلا کر معدوم ہو گئیں۔ ایک بڑی تبدیلی آئی اور بھارت کی تاریخ کا عہدِ وسطی اختتام پذیر ہوا اور ایک نئے عہد کا آغاز ہوا۔



(۳) آئیے، لکھیں:

- ۱۔ اہلیا بائی ہوکر کی خدمات
- ۲۔ مہادجی شندے کی کارکردگی
- ۳۔ گجرات میں مراٹھوں کی حکومت

(۴) مراٹھا حکومت کے زوال کے اسباب پر بحث کیجیے۔

سرگرمی:

مراٹھا حکومت کی توسیع کے لیے خدمات انجام دینے والے خاندانوں کے بارے میں تصویروں کے ساتھ معلومات جمع کر کے اپنے اسکول میں نمائش کا انعقاد کیجیے۔

تھیں۔ وہ مراٹھا سرداروں میں اتحاد قائم نہیں کر سکا۔ مراٹھا سرداروں میں پھوٹ پڑنے کی وجہ سے مراٹھوں کی حکومت اندرونی طور پر کھوکھلی ہوتی چلی گئی۔ ان تمام وجوہات کی بنا پر شمالی اور جنوبی بھارت میں مراٹھوں کا رعب و دبدبہ کم ہوتا گیا اور مراٹھوں کی جگہ انگریزوں نے لے لی۔

انگریزوں نے ۱۸۱۷ء میں پونہ پر قبضہ کر کے وہاں برطانوی پرچم 'یونین جیک' لہرایا۔ ۱۸۱۸ء میں سولا پور میں آسٹی کے مقام پر انگریزوں نے مراٹھوں کو شکست دی جس کی وجہ سے

مشق



(۱) ایک لفظ میں لکھیے:

- ۱۔ اندور کے امور حکومت کو سنبھالنے والا
- ۲۔ ناگپور کر بھوسلے خاندان کا سب سے زیادہ باصلاحیت اور بہادر شخص
- ۳۔ دہلی کے تخت پر بادشاہ کو دوبارہ بٹھانے والا
- ۴۔ جنوبی بھارت کے سیاسی امور کی دیکھ بھال کرنے والا

(۲) زمانی ترتیب کے لحاظ سے لکھیے:

- ۱۔ آسٹی کی لڑائی
- ۲۔ مراٹھوں کا اوڈیشا پر قبضہ
- ۳۔ انگریزوں نے پونہ پر یونین جیک لہرایا



شنی دار واڑہ - پونہ